باسمہ تعالیٰ

تِبۡیَاناً لِکُلِّ شَیۡئٍ (نحل/۸۹)

# تبیان

جلد(۱) شمارہ(۸)

ذیقعدہ ۱۴۳۸ھ اگست ۲۰۱۷ء

## ماہ ذیقعدہ اہمیت و فضیلت

قرآن میں جن مہینوں کو حرمت والے مہینے قرار دیا گیا ہے ان میں سے ایک مہینہ ذیقعدہ ہے، ماہ ذیقعد میں تنگی دور ہونے کی دعا قبول ہوجاتی ہے۔ اس ماہ میں اتوار کے دن کی ایک نماز ہے کہ جو بڑی فضیلت رکھتی ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے، گناہ بخشے جاتے ہیں، قیامت میں دشمن اس سے راضی ہوجائیں گے، اس کی موت ایمان پر ہوگی اور اس کا دین سلامت رہے گا۔ اس کی قبر وسیع و روشن ہوگی اس کے والدین اس سے راضی ہوں گے، اس کے والدین اور اولاد کو مغفرت حاصل ہوگی، اس کے رزق میں وسعت ہوگی، ملک الموت اس کی روح نرمی سے قبض کرے گا اور اس کی موت آسان ہوگی۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے:

اتوار کے دن غسل اور وضو کرکے چار رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورہ توحید اور ایک ایک مرتبہ سورہ فلق و سورہ ناس کی قرائت کرے، ستر مرتبہ استغفار کرے آخر میں یہ دعا پڑھے: لَاْ حَوْلَ وَلَاْ قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِ الْعَظِیۡمِ کہے اور پھر یہ دعا پڑھے:

یَا عَزِیۡزُ یَا غَفَّارُ اِغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوبِیۡ وَذُنُوبِ جَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ

نہیں ہے کوئی طاقت و قوت مگر وہی جو بلند و برتر خدا سے ملتی ہے۔ اے غالب اے بہت بخشنے والے بخش دے میرے گناہ اور بخش دے تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے گناہ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔

یکم/ذیقعدہ کو حضرت معصومہ قم سلام اللہ علیہا کی ولادت ہے جبکہ ۱۱/ کو امام رضاؑ کی۔

**۱۱/ذیقعدہ ولادت باسعادت آٹھویں امام، حضرت علی رضا علیہ السلام**

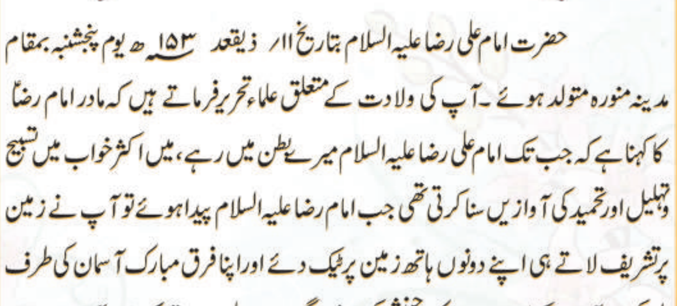



## امام رضاؑ کا مختصر زندگی نامہ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام بتاریخ ۱۱/ ذیقعد ۱۵۳ھ یوم پنجشنبہ بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے۔ آپ کی ولادت کے متعلق علماء تحریر فرماتے ہیں کہ مادر امام رضاؑ کا کہنا ہے کہ جب تک امام علی رضا علیہ السلام میرے بطن میں رہے، میں اکثر خواب میں تسبیح وتہلیل اور تحمید کی آوازیں سنا کرتی تھی جب امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ نے زمین پر تشریف لاتے ہی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دئے اور اپنا فرق مبارک آسمان کی طرف بلند کردیا آپ کے لبہائے مبارک جنبش کرنے لگے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ خدا سے کچھ باتیں کررہے ہیں، اسی اثناء میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں خداوند عالم کی یہ عنایت وکرامت مبارک ہو، پھر میں نے مولود مسعود کو آپ کی آغوش میں دے دیا آپ نے اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اسے لے لو یہ زمین پر خدا کی نشانی ہے اور میرے بعد حجت اللہ کے فرائض کا ذمہ دار ہے"۔

**نام، کنیت، القاب:** آپ کے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے لوح محفوظ کے مطابق اور تعیین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق آپ کو اسم علی سے موسوم فرمایا، آپ کی کنیت ابوالحسن تھی اور آپ کے القاب صابر، زکی، ولی، رضی، وصی تھے۔ مشہورترین لقب رضا تھا۔

**لقب رضا:** علامہ طبرسی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کو رضا اس لیے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین میں خداوند عالم، رسول اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؑ، نیز تمام مخالفین وموافقین آپ سے راضی تھے، علامہ مجلسیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بزنطی نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے لوگوں کی افواہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ کے والد ماجد کو لقب رضا سے مامون رشید نے ملقب کیا تھا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یہ لقب خدا اور رسولؐ کی خوشنودی کا جلوہ گر ہے اور خاص بات یہ ہے کہ آپ سے موافق ومخالف دونوں راضی اور خوشنود تھے۔

**آپ کی تربیت:** آپ کی نشوونما اور تربیت اپنے والد بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زیرسایہ ہوئی اور اسی مقدس ماحول میں بچپنا اور جوانی کی متعدد منزلیں طے



ہوئیں اور ۳۰ برس کی عمر پوری ہوئی اگرچہ آخری چند سال اس مدت کے وہ تھے جب امام موسیٰ کاظمؑ عراق میں قید ظلم کی سختیاں برداشت کررہے تھے مگر اس سے پہلے ۲۴ یا ۲۵ برس آپ کو برابر اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔

**بادشاہان وقت:** آپ نے اپنی زندگی کی پہلی منزل سے تا بہ عہد وفات بہت سے بادشاہوں کے دور دیکھے آپ ۱۵۳ھ میں بہ عہد منصور دوانقی متولد ہوئے (تاریخ خمیس) ۱۵۸ھ میں مہدی عباسی ۱۶۹ھ میں ہادی عباسی ۱۷۰ھ میں ہارون رشید عباسی ۱۹۴ھ میں امین عباسی ۱۹۸ھ مامون رشید عباسی علی الترتیب خلیفہ وقت ہوتے رہے۔ آپ نے ہر ایک کا دور بچشم خود دیکھا اور آپ کے پدر بزرگوار نیز دیگر اولاد علیؑ وفاطمہؑ کے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا، اسے آپ ملاحظہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ۲۳۰ھ میں آپ کو زہر دے کر شہید کردیا گیا۔

**جانشینی:** آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو معلوم تھا کہ حکومت وقت جس کی باگ ڈور اس وقت ہارون رشید عباسی کے ہاتھوں میں تھی آپ کو آزادی کی سانس نہ لینے دے گی اور ایسے حالات پیش آئیں گے کہ آپ کی عمر کے آخری حصہ میں اور دنیا کو چھوڑنے کے موقع پر دوستان اہلبیتؑ کا آپ سے ملنا یا بعد کے لیے راہنما کا دریافت کرنا غیرممکن ہوجائے گا اس لیے آپ نے انہیں آزادی کے دنوں اور سکون کے اوقات میں جب کہ آپ مدینہ میں تھے پیروان اہلبیتؑ کو اپنے بعد ہونے والے امام سے روشناس کرانے کی ضرورت محسوس فرمائی چنانچہ اولاد علیؑ وفاطمہؑ میں سے سترہ آدمی جو ممتاز حیثیت رکھتے تھے انہیں جمع فرما کر اپنے فرزند حضرت علی رضا علیہ السلام کی وصایت اور جانشینی کا اعلان فرمادیا اور ایک وصیت نامہ تحریراً بھی مکمل فرمایا جس پر مدینہ کے معززین میں سے ساٹھ آدمیوں کی گواہی لکھی گئی یہ اہتمام دوسرے ائمہؑ کے یہاں نظر نہیں آیا صرف ان خصوصی حالات کی بناء پر جن سے دوسرے ائمہؑ اپنی شہادت کے موقع پر دوچار نہیں ہونے والے تھے۔

**امام موسیٰ کاظم کی شہادت اور امام رضاؑ کے دور امامت کا آغاز ۱۸۳ھ میں**

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قیدخانہ ہارون رشید میں اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ گذار کر درجہ شہادت حاصل فرمایا، آپ کی وفات کے وقت امام رضا علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تھی والد بزرگوار کی شہادت کے بعد امامت کی ذمہ داریاں آپ کی طرف منتقل ہوگئیں یہ وہ وقت تھا جب کہ بغداد میں ہارون رشید تخت خلافت پر متمکن تھا اور بنی فاطمہ کے لیے حالات بہت ہی ناسازگار تھے۔



**ہارونی فوج اور خانہ امام رضا علیہ السلام:** حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بعد دس برس ہارون رشید کا دور رہا یقیناً وہ امام رضا علیہ السلام کے وجود کو بھی دنیا میں اسی طرح برداشت نہیں کرسکتا تھا جس طرح اس سے پہلے آپ کے والد ماجد کا رہنا اس نے گوارا نہیں کیا مگر یا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جو طویل مدت تک تشدد اور ظلم ہوتا رہا اور جس کے نتیجہ میں قیدخانہ ہی کے اندر آپ شہید ہوگئے اس سے حکومت وقت کی عام بدنامی ہوگئی تھی اور یا واقعی ظالم کو بدسلوکیوں کا احساس اور ضمیر کی طرف سے ملامت کی کیفیت تھی جس کی وجہ سے کھلم کھلا امام رضاؑ کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی تھی لیکن وقت سے پہلے اس نے امام رضا علیہ السلام کو ستانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

تاریخ اسلام میں ہے کہ ہارون رشید نے اس حوالہ اور بہانے سے کہ محمد بن جعفر صادق علیہ السلام نے اس کی حکومت وخلافت سے انکار کردیا ہے ایک عظیم فوج عیسیٰ جلودی کی ماتحتی میں مدینہ منورہ بھیج کر حکم دیا کہ علیؑ و فاطمہؑ کی تمام اولاد کو بالکل ہی تباہ وبرباد کردیا جائے ان کے گھروں میں آگ لگادی جائے ان کے سامان لوٹ لیے جائیں اور انہیں اس درجہ مفلوج اور مفلوک کردیا جائے کہ پھر ان میں کسی قسم کے حوصلہ کے ابھرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوسکے اور محمد بن جعفر صادقؑ کو گرفتار کرکے قتل کردیا جائے، عیسیٰ جلودی نے مدینہ پہنچ کر تعمیل حکم کی سعی بلیغ کی اور ہر ممکن طریقہ سے بنی فاطمہ کو تباہ وبرباد کیا، حضرت محمد بن جعفر صادق علیہ السلام نے بھرپور مقابلہ کیا لیکن آخر میں گرفتار ہوکر ہارون رشید کے پاس پہنچادیئے گئے۔ علامہ علی نقی لکھتے ہیں کہ پھر بھی ہارون رشید کا اہلبیت رسولؐ سے شدید اختلاف اور سادات کے ساتھ جو برتاؤ اب تک رہا تھا اس کی بناء پر عام طور سے عمال حکومت یا عام افراد بھی جنہیں حکومت کو راضی رکھنے کی خواہش تھی اہلبیتؑ کے ساتھ کوئی اچھا رویہ رکھنے پر تیار نہیں ہوسکتے تھے۔

**حضرت امام رضا علیہ السلام کے اخلاق و عادات اور شمائل وخصائل:** آپ کے اخلاق وعادات اور شمائل وخصائل کا لکھنا اس لیے دشوار ہے کہ وہ بے شمار ہیں مشتی نمونہ ازخرواری ہیں بحوالہ علامہ شبلنجی ابراہیم بن عباس تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے کبھی کسی شخص کے ساتھ گفتگو کرنے میں سختی نہیں کی، اور کبھی کسی بات کو قطع نہیں فرمایا آپ کے مکارم عادات سے تھا کہ جب بات کرنے والا اپنی بات ختم کرلیتا تھا تب اپنی طرف



سے آغاز کلام فرماتے تھے کسی کی حاجت روائی اور کام نکالنے میں حتی المقدور دریغ نہ فرماتے، کبھی ہمنشین کے سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے اور نہ اہل محفل کے روبرو ٹیک لگا کر بیٹھتے تھے کبھی اپنے غلاموں سے بدکلامی نہیں کی۔ آپ قہقہہ لگا کر ہرگز نہیں ہنستے تھے خندہ زنی کے موقع پر آپ تبسم فرمایا کرتے تھے محاسن اخلاق اور تواضع وانکساری کی یہ حالت تھی کہ دسترخوان پر دربان تک کو اپنے ساتھ بٹھا لیتے، راتوں کو بہت کم سوتے اور اکثر راتوں کو شام سے صبح تک شب بیداری کرتے تھے اکثر اوقات روزے سے ہوتے تھے مگر ہر مہینے کے تین روزے آپ سے کبھی قضا نہیں ہوئے ارشاد فرماتے تھے کہ ہر ماہ میں کم ازکم تین روزے رکھ لینا ایسا ہے جیسے کوئی ہمیشہ روزے رہے۔ آپ کثرت سے خیرات کیا کرتے تھے اور اکثر رات کے تاریک پردہ میں اس استحباب کو ادا فرمایا کرتے تھے موسم گرما میں آپ کا فرش جس پر آپ بیٹھ کر مسائل بیان کیا کرتے بوریا ہوتا تھا اور سرما میں کمبل آپ کا یہی طرز اس وقت بھی رہا جب آپ ولی عہد حکومت تھے آپ کا لباس گھر میں موٹا ہوتا تھا اور رفع طعن کے لیے باہر آپ اچھا لباس پہنتے تھے ایک مرتبہ کسی نے آپ سے کہا کہ حضور اتنا عمدہ لباس کیوں استعمال فرماتے ہیں آپ نے اندر کا پیراہن دکھلا کر فرمایا اچھا لباس دنیا والوں کے لیے اور کمبل کا پیراہن خدا کے لیے ہے۔

ایک مرد بلخی ناقل ہے کہ حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھا ایک مقام پر دسترخوان بچھا تو آپ نے تمام غلاموں کو جن میں حبشی بھی شامل تھے بلا کر بٹھالیا میں نے عرض کیا مولا انہیں علیحدہ بٹھلائیں تو کیا حرج ہے آپ نے فرمایا کہ سب کا رب ایک ہے اور ماں باپ آدم وحوا بھی ایک ہیں اور جزاوسزا اعمال پر موقوف ہے، تو پھر تفرقہ کیسا آپ کے ایک خادم یاسر کا کہنا ہے کہ آپ کا یہ تاکیدی حکم تھا کہ میرے آنے پر کوئی خادم کھانا کھانے کی حالت میں میری تعظیم کو نہ اٹھے۔ ایک مرتبہ نویں ذی الحجہ یوم عرفہ آپ نے راہ خدا میں سارا گھر لٹادیا یہ دیکھ کر فضل بن سہیل وزیر مامون نے کہا حضرت یہ تو غرامت یعنی اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے آپ نے فرمایا یہ غرامت نہیں ہے غنیمت ہے میں اس کے عوض میں خدا سے نیکی اور حسنہ لوں گا۔

آپ کے خادم یاسر کا بیان ہے کہ ہم ایک دن میوہ کھارہے تھے اور کھانے میں ایسا کرتے تھے کہ ایک پھل سے کچھ کھاتے اور کچھ پھینک دیتے ہمارے اس عمل کو آپ نے دیکھ لیا اور فرمایا نعمت خدا کو ضائع نہ کرو ٹھیک سے کھاؤ اور جو بچ جائے اسے کسی محتاج کو دے دو، آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ مزدور کی مزدوری پہلے طے کرنا چاہئے کیونکہ چکائی ہوئی اجرت



سے زیادہ جو کچھ دیا جائے گا پانے والا اس کو انعام سمجھے گا۔ نماز صبح اول وقت پڑھتے اس کے بعد سجدہ میں چلے جاتے تھے اور نہایت ہی طول دیتے تھے پھر لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

**شہادت:** واقعہ شہادت کے متعلق مورخین لکھتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم مجھے مامون کے سوا کوئی اور قتل نہیں کرے گا اور میں صبر کرنے پر مامور ہوں۔ علامہ شبلنجی لکھتے ہیں کہ ہرثمہ بن اعین سے آپ نے اپنی وفات کی تفصیل بتلائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ انگور اور انار میں مجھے زہر دیا جائے گا۔ علامہ معاصر لکھتے ہیں کہ ایک روز مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو اپنے گلے سے لگایا اور پاس بٹھا کر ان کی خدمت میں بہترین انگوروں کا ایک طبق رکھا اور اس میں سے ایک خوشا اٹھا کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا ابن رسول اللہ یہ انگور نہایت ہی عمدہ ہیں تناول فرمایئے آپ نے یہ کہتے ہوئے انکار فرمایا کہ جنت کے انگور اس سے بہتر ہیں اس نے شدید اصرار کیا اور آپ نے اس میں سے تین دانے کھائے یہ انگور کے دانے زہرآلود تھے انگور کھانے کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے، مامون نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جہاں تو نے بھیجا ہے وہاں جارہا ہوں قیام گاہ پر پہنچنے کے بعد آپ تین دن تک تڑپتے رہے بالآخر شہید ہو گئے۔ شہادت کے بعد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بہ اعجاز تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھائی اور آپ واپس چلے گئے بادشاہ نے بڑی کوشش کی کہ آپ سے ملے مگر نہ مل سکا۔ اس کے بعد آپ کو بمقام طوس محلہ سناباد میں دفن کردیا گیا جو آج کل مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے اور اطراف عالم کے عقیدت مندوں کے حوائج کا مرکز ہے۔

Free Coaching for

INTERMEDIATE 1ST YEAR
CEC, MEC, MPC & BIPC

Admissions are Open!

TIBYAN INSTITUTE
IMLIBUN, YAKUTPURA - HYD.

Contact
97000 85992

www.tibyaninstitute.org

''تبیان'' کے مقالہ جات کے مندرجات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔